بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تلفون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۲۹	۲ اخاء ۱۳۴۳ش ۔ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۔ ۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء	جلد ۵۳/۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

۔۰ مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۰۔۱۱ اکتوبر کو سیالکوٹ شہر میں منعقد ہو رہا ہے۔ مرکز کی طرف سے بعض علماء کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی اس میں شمولیت فرمائیں گے۔ قرب و جوار کی مجالس انصار اللہ کے اراکین زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۔۰ جلسہ سالانہ خواتین (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا) کا پروگرام مرتب ہو رہا ہے۔ جو بہنیں حصہ لینا چاہیں وہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ وہ کس کس موضوع پر تقاریر فرمائیں گی۔ نیز یہ کہ تقریر کے لئے کتنا وقت درکار ہوگا۔ جو بہنیں قرآن مجید کی تلاوت اور نظم وغیرہ میں حصہ لینا چاہتی ہوں وہ بھی اطلاع دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۔۰ وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار ناتسلی بخش اور باعث تشویش ہے۔ احباب جماعت سے مخلصانہ گزارش ہے کہ جلد توجہ فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر وعدہ کے ساتھ ادائیگی فرما سکیں تو بہت ہی کارِ ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

"امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"

(ارشاد حضرت امیر المومنین)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمانۂ جوانی کے مفاسد پر غور کر کے ان سے بچنے کی کوشش کرنا عقلمندوں کا کام ہے

حقیقی تقویٰ و طہارت کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ جوانی میں انسان متقی بننے کی کوشش کرے

"اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زمانہ جو جوانی کا زمانہ ہے ایک ایسا کارآمد زمانہ ہے کہ اس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا ہے مگر نفسِ امّارہ نے اس کو ردّی کیا ہوا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اسی نفس کا تذکرہ فرمایا ہے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ یعنی میں تو اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفسِ امّارہ ہمیشہ بدی کی طرف ہی تحریک کرتا ہے اس کی اس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہو سکتا ہے جس پر میرا رب رحم کرے اور میرا رب تو غفور رحیم ہے۔ اس نے مجھ پر رحم کر کے اس نفس کے جذبات اور حملوں سے میری حفاظت کی ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اس زمانے (جوانی) کی بدیوں اور جذبات سے محفوظ رہنے کے لئے صرف انسان کی اپنی ہی کوشش کافی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے رحم و حفاظت اور فضل کی بھی ضرورت ہے جس کے حاصل کرنے کا ذریعہ صرف دعا ہے۔ نرا زہد ظاہری (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کارآمد نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا رحم، حفاظت اور فضل ساتھ نہ ہو۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقویٰ تو وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ جیسے ہر ایک چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی زہد اور تقویٰ کا بھی ایک ظاہر ہوتا ہے۔ اکثر لوگ بظاہر متقی اور زاہد ہوتے ہیں لیکن جب تک خدا کا فضل اور رحم شاملِ حال نہ ہو تب تک وہ زہد اس کے کام نہیں آ سکتا۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی زہد و تقویٰ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں اور باوجود سفید ہونے کے وہ پلید بھی ہوتے ہیں۔ سو اس ظاہری تقوے اور طہارت کی ایسی ہی مثال ہے۔ بہرحال حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقوے اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے اس زمانے کے مفاسد پر غور کر کے بچنے کی کوشش کرنا عقلمندوں کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے کہ وہ اس طوفانِ عظیم سے جو کہ لوگوں کی روحانیت کو تباہ کر رہا ہے اپنے آپ کو بچا دے۔ سو اس کے لئے اوّل تدبیر تو یہی ہے (جیسا کہ میں پہلے کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں) کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپکو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا کیونکہ جو شخص دیدہ دانستہ زہر کھاتا ہے یا کنوئیں میں گرتا ہے وہ دنیا کے نزدیک قابلِ رحم ٹھہر سکتا ہے نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء

مزاجِ نبوت سے ہم آہنگ مزاج

ایک دینی رسالہ سے

"اگر مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے حال و قال، ظاہر و باطن اور زندگی کے معاشی، معاشرتی، تمدنی، ثقافتی، تہذیبی، اعتقادی اور سیاسی شعبوں کو دین کے تابع کریں اور ہم ایک ایسا معاشرہ بن جائیں جو دین کو اپنی زندگی کا مقصدِ اصلی دین کے مطابق زندگی ڈھالنا فرض عین اور دین کے فروغ کی جد و جہد کو واجب دینی تصور کرے اور ہمارے ہاں منکرات و فواحش کا سدّباب ہو اور معروف چاروں طرف پھیل جائیں تو ظاہر ہے یہ کام انہی لوگوں کے توسط سے ہوگا جو

الف:- دینی علوم سے بہرہ ور ہوں۔

ب:- جن کا مزاج دینی اور مزاجِ نبوت سے ہم آہنگ ہو۔

ج:- جن کی شخصیتیں جاذب بھی ہوں اور تربیت و تزکیہ کے لئے مؤثر بھی۔

— اور

د:- جو اپنے اندر اصلاح کا داعیہ اس قدر قوی رکھتے ہوں کہ ماحول کی نامساعدت اور گرد و پیش کی مزاحمت و ملامت انہیں متاثر نہ کر سکے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ اوپر کی عبارت لکھنے والے کے نزدیک بھی محض دینی علم کافی نہیں ہے۔ ایک دینی علم کا ماہر تو ایک غیر مسلم بھی ہو سکتا ہے مگر جو عالم اصلاح و ارشاد کیلئے کھڑا ہوتا ہے اس میں مزید اوصاف بھی ہونے لازمی ہیں جن کا کچھ ذکر اوپر کی محولہ عبارت میں کیا گیا ہے۔

ان مزید باتوں پر غور کیجئے شاید ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس پر انسان کا اپنا اختیار ہو۔ ایک شخص دینی علم تو مدارس و مکاتب میں حاصل کر سکتا ہے یا وہ بطور خود مطالعہ سے اس میں کمال پیدا کر سکتا ہے لیکن وہ کم از کم خود اپنا مزاج مزاجِ نبوت سے ہم آہنگ نہیں بنا سکتا۔

مزاجِ نبوت تو صرف انبیاء علیہم السلام کو ہی عطا ہوتا ہے کیونکہ خود "نبوت" وہبی چیز ہے کسبی چیز نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ مزاج کا مزاجِ نبوت سے ہم آہنگ ہونا بھی خداداد اور وہبی ہی ہو سکتا ہے۔ کوئی چیز جو دوسری چیز کے ہم آہنگ ہوتی ہے لازم ہے کہ اس کی بناوٹ اس دوسری چیز کی بناوٹ کی طرح ہو جس سے وہ ہم آہنگ ہو سکتی ہے۔ اگر مزاجِ نبوت وہبی ہے تو اس سے جو مزاج ہم آہنگ ہوگا وہ بھی وہبی ہی ہو سکتا ہے۔

اگر ایک داعیٔ حق کے لئے لازمی ہے کہ اس کا مزاج مزاجِ نبوت کے ہم آہنگ ہو تو ایسا داعیٔ حق بھی وہی ہو سکتا ہے جس کو انبیاء علیہم السلام کی طرح اللہ تعالیٰ ہی کھڑا کرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس مضمون کو لکھنے والا محسوس تو کرتا ہے کہ داعیٔ الی اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہونا چاہیئے مگر وہ الفاظ میں اس کو بیان نہیں کرتا۔ اس کی طبعی افتاد اس سے وہی بات سیدھے سادے لفظوں کی بجائے ذرا ابہام کی ملونی کے ساتھ کہلا لیتی ہے مگر وہ زبان سے اس کا اقرار مشکل سے ہی کرتا ہے۔ چنانچہ ایک دوسری جگہ بھی اس نے اسی خیال کو دوسرے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ لکھتا ہے:-

"یہ صورت حال بڑی اندوہناک ہے اور اس کا مداوا یا تو اس شکل میں ممکن تھا اور ممکن ہے کہ ربِّ اسلام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی ایسے شخص کو اس دور میں توفیق خاص سے نوازیں جو اپنی عظیم تر شخصیّت، اپنے اعلےٰ وارفع مقام ایمانی اور معرفت بخش علوم کے ذریعہ ان سارے اختلافات کو کالعدم قرار دے دے اور اسلام کے مفہوم واحد کو عام کر دے...

جہاں تک اللہ ربّ العزّت کی جانب سے کسی شخصیّت خاص کے برپا کرنے کا تعلق ہے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کی حفاظت کا ذمّہ اٹھایا ہے وہ آج تک اسے پورا کرتے رہے ہیں ان کے ہاں نہ کل کمی تھی نہ آج احتیاج! وہ جب چاہیں احمد بن حنبل، مالک بن انس، نعمان بن ثابت، عبدالحلیم ابن تیمیہ، احمد سرہندی، ولی اللہ، اسماعیل شہید علیہم الرحمۃ والغفران ایسے انسان دوبارہ پیدا فرما سکتے ہیں لیکن اس کا تمام تر دارومدار ان کی اپنی مشیت پر ہے جس کا صحیح علم ان کے سوا کسی کو نہیں۔"

اس طویل عبارت کو غور سے ملاحظہ کیجئے ان صاحب کے نزدیک خود ان کو اور بعض علماءُ کو تو اہلِ علم حضرات کے موجودہ انتشار کا اور اس کے نقصانات کا احساس ہے اور وہ اس کے لئے تجاویز بھی سوچتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ جس نے فرمایا ہے کہ

انّا نحن نزّلنا الذکر
وانّا لهٗ لحافظون۔

یعنی قرآنِ کریم کو ہم ہی نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے اس کو آج اس کا ذرا بھی احساس نہیں رہا کہ وہ ایسے وقت میں اپنی مشیّت کو حرکت میں لائے اور اپنی طرف سے کسی انسان کو اصلاح و ارشاد کے لئے کھڑا کرے۔

لطف یہ ہے کہ یہ صاحب یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آخری زمانہ میں جب الحاد اور عیسائیت چھا جائے گی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور "یکسر الصلیب" اور "یقتل الخنزیر" کا کام سرانجام دیں گے۔

اس کے باوجود کہ یہ مضمون نویس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل ہیں خود وہ بھی عملاً اسی بیماری کے شکار ہیں جس طرح پہلی دینی اقوام شکار رہیں یعنی یہ کہ اب اللہ تعالےٰ کسی انسان کو مبعوث ہی نہیں کر سکتا جو اس سے ہدایت حاصل کرتا ہو اور جو اس کی مشیّت سے اصلاح و ارشاد کے لئے کھڑا ہو۔ اور یہ مرض اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب یہ لوگ مجدد دین کی مخالفت کرنا بھی اپنی عقل کا عظیم کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اور یہاں تک مانتے ہیں کہ رسول تو کیا اب کوئی نیک بندہ جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ یا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے۔ اللہ تعالےٰ پیدا ہی نہیں کر سکتا۔ گویا کہ دین اور اس پر پورا عمل صدرِ اوّل پر ہی ختم ہو گیا ہے۔ یہ نتیجہ اس اُلٹی سمجھ کا ہے جس نے "ختم نبوت" کے اُلٹے معنے یہ لئے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ کی تمام رحمتوں کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ نہ صرف نبوت کا دروازہ ہی بند ہو گیا ہے بلکہ ہر ایک اس رحمت کا دروازہ بھی بند ہو گیا ہے جو صحابہ کرامؓ پر کھلا تھا۔ یعنی انہوں نے نبوت اور ولایت دونوں کو ایسے چراغوں کے بت سمجھ لیا ہے جن سے کوئی دوسرا چراغ روشن ہی نہیں ہو سکتا البتہ جن کے ناموں کو مقدس بنا کر رحمت کے دروازہ پر کھڑا کر دیا گیا ہے کہ وہ کھل ہی نہ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مجدّدِ وقت کھڑا ہوا ہے ان عقلمندوں نے اس کی سخت مخالفت کی ہے اور دین کا واحد مفہوم اور مزاجِ نبوت سے آہنگ ہونے والے مزاج کے راستہ میں روڑے اٹکائے ہیں۔ اور اپنی عقلمندی کے بُت کو تو پوجتے ہیں جو ان کو یہ کہنے پر تو مجبور کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مشیّت سے کھڑا ہونے والا انسان ہی اصلاح و ارشاد کا صحیح کام کر سکتا ہے مگر جب کوئی ایسا شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے اور صاف صاف نشانات بھی دکھاتا ہے تو مخالفینِ حق اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں اور عوام کو جھوٹی اور فریب کارانہ باتوں سے اس کے برخلاف اشتعال دلانے کو ہی اپنی سب سے بڑی خدمتِ دین تصوّر کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

"یاایّھا الّذین اٰمنوا کونوٓا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریّن من انصاری الی اللہ ط قال الحواریّون نحن انصار اللہ فاٰمنت طاۤئفة مّن بنی اسراۤئیل وکفرت طاۤئفة فایّدنا الّذین اٰمنوا علیٰ عدوّھم فاصبحوا ظٰھرین ۵ (سورہ صف ع ۲)

اے مومنو! تم اللہ (یعنی اس کے دین) کے مددگار بن جاؤ۔ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریمؑ نے جب حواریوں سے کہا کہ خدا کے (قریب لے جانے والے کاموں میں میرا کون مددگار ہے تو وہ بولے کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا جس پر ہم نے مومنوں کی اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور مومن غالب آ گئے۔"

"ایک شرم انسان کو دوزخ میں لیجاتی ہے اور ایک شرم جنت میں لے جاتی ہے جو شخص شرم کی وجہ سے اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا اس کے لئے شرم دوزخ ہے۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت قمر الانبیاءؓ کے دو عظیم الشان علمی کارنامے

ذاتِ باری تعالیٰ کے عرفان اور حضرت سید المرسلینؐ کی سیرت پر گراں قدر تصانیف کی اشاعت

مسعود احمد خان دہلوی

(۳)

دنیا کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا علم عطا کرنے کے تعلق میں حضرت قمر الانبیاء کی عظیم الشان علمی خدمات کا ذکر کرنے کے بعد اب میں آپ کے اس دوسرے عظیم الشان علمی کارنامے پر روشنی ڈالتا ہوں جس کے ذریعہ حسب پیشگوئی ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے تھے ایک کھلی نشانی ملی اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوئی۔ آپ کا یہ وہ عظیم الشان کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک زندۂ جاوید رہے گا۔ اور جس کی وجہ سے آنے والی نسلیں قیامت تک آپ کی زیر بارِ احسان رہیں گی۔ یہ کارنامہ آپ نے نبی پاک ہادیٔ لولاک، سرورِ کائنات فخرِ موجودات، سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرۃِ مطہرہ پر ایسی دلکش ایسی حسین اور ایسی دلوں کو موہ لینے والی کتاب تصنیف فرماکر انجام دیا کہ جس کی اور کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ آپ کی اس معرکۃ آلاراء اور مایۂ ناز، تصنیفِ لطیف کا نام زبان زد خلائق ہے۔ جیسا کہ ہر خاص و عام جانتا ہے وہ نام مشہور والا نام ہے "سیرۃ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم"۔ یوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مطہرہ پر سینکڑوں ہی نہیں ہزاروں کتابیں لکھی گئی ہیں اور دنیا کی ہر زبان میں لکھی گئی ہیں اور اس میں بھی شک نہیں ہے کہ بعض لکھنے والوں نے جن میں بڑے بڑے علماء و فضلاء نامور اہلِ قلم اور ادیب شامل ہیں عشق و محبت کے جذبہ میں سرشار ہوکر بڑی محنت اور عرق ریزی سے یہ کتابیں لکھی ہیں۔ پھر بھی "سیرۃ خاتم النبیینؐ" کی شان ان سب سے جُدا اور اس کا مقام ان سب سے ارفع و اعلےٰ ہے۔ کوئی ایک کتاب بھی تو ایسی نہیں جو اس کے ہم پایہ وہم مرتبہ کہلا سکے۔ اس کی وہ کیا خصوصیت ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جملہ سوانح عمریوں میں اسے نمایاں امتیاز بخشنے والی ہے؟ اس خصوصیت کو سمجھنے کے لئے اس کے دیباچہ پر نظر ڈالنا ضروری ہے اس میں حضرت قمر الانبیاء فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک نہایت تکلیف دہ منظر ہے کہ ہمارے نوجوان دیگر اقوام و مذاہب کے بادشاہوں، جرنیلوں، اور مدبروں کے حالات سے تو خوب واقف ہیں اور ان کی سوانح عمریاں پڑھتے ہیں مگر اپنے آقا و مقتداء آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالاتِ زندگی سے قطعاً بے خبر ہیں۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں مگر ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ابھی تک اردو زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی سوانحعمری نہیں لکھی گئی جو مستند ہونے کے علاوہ اس زمانہ کے طبائع کو اپنی طرف کھینچ سکے ...... بہرحال میری طبیعت نے اردو لٹریچر میں ایک کمی کو محسوس کیا ہے، جسے پورا کرنے کی میں نے حتی الوسع کوشش کی ہے"!

اس سے ظاہر ہے کہ وہ بات جس نے حضرت قمر الانبیاء کو سیرۃ خاتم النبیین ایسی بلند پایہ کتاب لکھنے پر مجبور کیا وہ یہ تھی کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی سوانح عمری کی کمی کو بشدت محسوس کیا جو مستند ہونے کے علاوہ اس زمانہ کے طبائع کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ اس زمانہ کی خصوصیت یہ تھی کہ مغربی مصنفین نے اپنی کتابوں میں اسلام اور ہادیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو اس قدر مسخ کرکے پیش کیا تھا اور علی الخصوص آنحضورؐ پر ناپاک حملے کرنے میں اس قدر تعصب اور عناد سے کام لیا تھا کہ تعلیم یافتہ طبقہ کے ذہن مسموم ہوکر رہ گئے تھے جب وہ مروجہ سوانح عمریوں کو پڑھتے تھے تو ان میں انہیں مغربی مصنفین کے اٹھائے ہوئے اعتراضوں اور تعصب کی راہ سے لگائے ہوئے اتہاموں کے سرے سے جواب ملتے ہی نہ تھے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری پڑھنے کی طرف ان کی طبیعت مائل نہیں ہوتی تھی۔ ان حالات میں حضرت قمر الانبیاء نے نہایت عام فہم اور دلچسپ انداز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی مستند سوانح عمری لکھنے کا بیڑا اٹھایا جس میں مغربی مصنفین کے تیار کردہ تمام زہروں کا تریاق موجود ہو۔ اور جو اپنے ان اوصاف کی وجہ سے اس زمانے کی طبائع کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ عظیم الشان کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماکر آپ کے بارے میں مصلح موعود کے بعد ثانوی حیثیت میں اپنی اس پیشگوئی کو پورا کر دکھایا کہ تا انہیں جو اللہ تعالےٰ کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔ آپ نے نہ صرف پوری تحقیق و تدقیق اور عرق ریزی سے کام لے کر عام فہم اور دلچسپ انداز میں مستند واقعات کو قلم بند فرمایا ہے بلکہ جا بجا سابقہ مصنفین کی غلطیاں بھی دور کی ہیں۔ پھر مغربی مصنفین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں، لا یعنی اعتراضوں اور بے بنیاد الزامات کے ایسے مدلل اور تسلی بخش جواب دیئے ہیں اور ان جوابات کو خالص تحقیقی اور علمی رنگ میں پیش کرکے ہر معاملہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو ایسا نکھارا اور اجاگر کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا ہر پہلو آفتاب کی طرح روشن صاف اور بے عیب حالت میں جیسا کہ فی الواقعہ وہ ہے آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور دل جوشِ محبت اور فرطِ عقیدت میں بے اختیار جھومنے لگتا ہے۔ انتہائی مستند واقعات کے بے لاگ اور دلکش بیان کے ساتھ ساتھ معاندینِ اسلام کے اعتراضات یکے بعد دیگرے اس طرح حل ہوتے چلے جاتے ہیں جس طرح بدلیاں چھٹنے سے مہتاب جہاں تاب اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ نمودار ہوکر آسمان کی فضائے بسیط اور کرۂ ارض کی پوری پستیوں کو بقعۂ نور بنا دیتا ہے۔ اعتراضوں کے انتہائی تسلی بخش جواب دینے کے علاوہ آپ نے ایک خاص التزام یہ فرمایا ہے کہ حسب ضرورت جگہ جگہ بعض علمی مسائل پر تفصیلی بحث کرکے اسلامی تعلیم کی فضیلت کو اس عمدگی اور خوبی کے ساتھ اجاگر کیا ہے اور پھر اس کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونے کو پیش کرکے اس تعلیم کا قابلِ عمل ہونا ایسی جامعیت کے ساتھ واضح فرمایا ہے کہ دل بے اختیار عش عش کر اٹھتا ہے، چنانچہ جمعِ قرآن، وحی، طریقِ تبلیغ، جہاد، غلامی، تعدد ازدواج اسلامی طریقِ حکومت اور اس کی جزئیات، قبولیتِ دعا، معجزات، مساوات، اسلام کا معاشی نظام نیز اور بہت سے دیگر مسائل پر ایسے مبسوط مقالے رقم فرمائے ہیں جو بلاشبہ اپنی اپنی جگہ حرفِ آخر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے "سیرۃ خاتم النبیین" صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ ہی نہیں بلکہ تاریخ اسلام بھی ہے اور اسلامی تعلیم کا ایک دلکش مرقع بھی۔ اس لحاظ سے اسے بیک وقت انتہائی مستند تاریخ اور علم و معرفت کے ایک بھرپور خزینے کی حیثیت حاصل ہے۔ سیرۃ خاتم النبیین کی یہ وہ امتیازی خصوصیت ہے جو تاریخ و سیرۃ کی کسی اور کتاب میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔ (باقی)

اسلام ہی زندہ مذہب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات کہ اسلام اپنی پاک تعلیم اور اس کے زندہ نتائج کے ساتھ اس وقت اس معمورۂ عالم میں ممتاز ہے نرا دعوےٰ ہی دعوےٰ نہیں بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے بندہ کے ذریعہ اس سچائی کو ثابت کردیا ہے اور کل مذاہب و ملل کو دعوتِ حق کرکے اُس نے بتا دیا ہے کہ فی الحقیقت اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور جسے ابھی تک شک ہو وہ میرے پاس آئے اور ان خوبیوں اور برکات کو خود مشاہدہ کرلے مگر طالب صادق بنکر آئے نہ جلد باز معترض ہوکر۔"

(الحکم ۷؍مارچ ۱۹۰۲ء)

مکہ مکرمہ میں قیام اور مناسکِ حج کی بجاآوری

مکرم عبدالحمید صاحب عاجز — لاہور

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مؤرخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۴ء)

مدینہ منورہ سے ۲۹/۴ کو واپس آنے کے بعد حسب سابق ہم طواف کعبہ اور نوافل میں مصروف ہو گئے۔ تلاوتِ قرآن مجید اکثر اوقات حرم کعبہ میں کی جاتی تھی۔ برآمدوں میں قرآن مجید کی سینکڑوں جلدیں الماریوں میں محفوظ رہتی ہیں جن سے زائرین استفادہ کرتے ہیں۔ جوں جوں حج کے ایام قریب آتے گئے مکہ معظمہ کی رونق میں اضافہ ہوتا گیا۔ بازاروں میں اس قدر ہجوم ہو گیا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا ہر رنگ اور ہر نسل کے مسلمان مرد و عورت دیکھنے میں آتے تھے۔ ہجوم خلائق کے باعث دکانوں پر اس قدر رش کہ الامان والحفیظ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دکانداروں نے ہر ایک شئے کے دام دگنے تگنے کر دئے تا آنکہ ۱۹/۴ یعنی ۷ ذوالحجہ کا دن آ گیا جبکہ ہمارے معلم نے ہمیں اطلاع دی کہ آج ہی نماز عشاء کے بعد مکہ معظمہ سے فرائض حج ادا کرنے کے لئے منیٰ کو روانہ ہونا ہے بسیں تیار ہونگی اور عازمین اپنا ضروری سامان باندھ کر اپنی اپنی بس میں رکھ دیں۔ عام طور پر ۸ ذوالحجہ کی نماز فجر ادا کرنے کے بعد لوگ منیٰ کو روانہ ہوتے ہیں لیکن کثرتِ ہجوم کے باعث بسوں کی رفتار بہت سست ہوگی اس لئے ۷ ذوالحجہ کی رات ہی منیٰ میں پہنچ جانا بہتر رہیگا۔ لہٰذا احرام باندھ کر۔ طوافِ کعبہ۔ مقام ابراہیم پر نوافل اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی سے آج ہی فراغت حاصل کر لی جائے اور نماز عشاء کے بعد بسوں میں اپنی اپنی جگہ سنبھال لی جائے۔ ہم نے اسی ہدایت پر عمل کیا ہم تلبیہ، تسبیح اور تکبیر میں مصروف تھے اور بسیں دس بجے منیٰ روانہ ہو پڑیں۔ وہاں معلم نے ایک احاطہ میں اپنا کیمپ قائم کیا ہوا تھا شامیانے لگے ہوئے تھے۔ ہم نے پہنچتے ہی اپنے لئے مناسب جگہ منتخب کر لی اور سامان بس میں سے اتار کر وہیں لے آئے۔ مستورات کے لئے پردہ دار جگہ بنا دی گئی اور مرد ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ ۸ ذوالحجہ کا دن وہیں گزارا۔ مسجد خیف دیکھی جس کے وسط میں ایک گنبد ہے کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے یہیں گنبد والی جگہ میں عبادت کی تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہیں نمازیں پڑھی تھیں۔ ہم نے بھی اسی جگہ نوافل ادا کئے۔ نمازیں بھی پڑھیں۔ پھر مغرب کی نماز مسجد کوثر میں ادا کی جو منیٰ کے بازار میں واقع ہے کہتے ہیں سورہ کوثر اسی مسجد والی جگہ میں نازل ہوئی تھی۔ منیٰ کے بازاروں۔ سڑکوں۔ پہاڑوں حتیٰ کہ ہر نشیب و فراز میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ایک ہی مقصد کی خاطر اور ایک ہی لباس میں احکم الحاکمین کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے قیام پذیر تھی۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں شامیانوں سے یہ مقدس بستی پٹی پڑی تھی۔ ہزاروں بسیں اپنے کیمپوں کے ساتھ ساتھ کھڑی تھیں۔ رنگا رنگ کی مخلوق اور ملک ملک کے لوگ عجیب بہار دے رہے تھے۔ منیٰ کے مکانات اور بازار جو پہلے بالکل ویران نظر آتے تھے حج کے ایام میں بے حد پُر رونق ہو گئے۔ ہر قسم کی ضروریاتِ زندگی میسر تھیں۔ دکانیں ساز و سامان سے لدی پڑی تھیں۔ تازہ پھلوں کی دکانیں موجود تھیں۔ ہر قسم کے مشروبات کی دکانیں موجود تھیں۔ روٹی تیار کرنے کے تنور رونق بہا کر رہے تھے۔ بے شمار ہوٹل مسافروں کو ان کی خواہش کے مطابق کھانا فراہم کر رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکہ معظمہ کی سب دکانیں منیٰ میں منتقل ہو گئی ہیں مختلف ممالک کے سفراء نے اپنے اپنے سفارتخانے قائم کئے ہوئے تھے اور ہر ملک کے سفارتخانے اپنی اپنی بساط کے موافق مریضوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھے۔ حکومت سعودیہ کا بہت بڑا ہسپتال جو وزارۃ الصحت کی نگرانی میں کام کر رہا تھا ہمارے کیمپ کے بالکل نزدیک تھا عرب کے گرم ترین موسم سے ڈاکٹر اور نرسیں ہسپتال میں حاضر تھیں۔ انہوں نے ادائیگی فرائض کے ساتھ ساتھ فریضہ حج بھی ادا کیا۔ ان شفا خانوں نے حجاج کی جو بیش قیمت خدمت کی۔ اس کی نگرانی کی وجہ سے بھی وبائی امراض پر کنٹرول رہا اور واقعات کم ہوئے۔ پانی کی سپلائی کا انتظام ہر لحاظ سے قابل ستائش تھا اور یہ نہر زبیدہ و العین عزیزیہ کی بدولت ممکن تھا کہ قریباً ۱۲ لاکھ انسانوں کو پانی کی ذرہ بھر تکلیف نہیں ہوئی۔ جا بجا پانی کے نل لگے ہوئے تھے غرضیکہ یہ نظارہ اس قدر دلآویز تھا کہ قدرت خداوندی یاد آتی تھی کہ اتنا بڑا عظیم الشان اجتماع ہو۔ اور پھر لوگ بغیر کسی دقت اور تکلیف کے اپنی ضروریات حاصل کر رہے ہوں ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔

۹ ذوالحجہ مطابق ۲۱/۴ کا دن یوم الحج تھا نماز فجر کے بعد ہم کچھ تھوڑا تھوڑا سامان لیکر بسوں میں عازم عرفات ہوئے۔ یہ دس میل کا فاصلہ پانچ چھ گھنٹوں میں طے ہوا اور ہم زوال سے پہلے پہلے ہی اپنے معلم کے کیمپ میں پہنچ گئے جو جبل عرفات (جبل رحمت) کے دامن میں واقع تھا معلم صاحب نے ہمیں دو چھولداریاں دیدیں۔ ایک مستورات کیلئے اور ایک مردوں کیلئے دونوں آپس میں ملحق تھیں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد معلم صاحب کھانا لے کر آئے جو نہایت اعلیٰ درجہ کے پلاؤ چپاتی اور سلاد پر مشتمل تھا بھوک لگی ہوئی تھی خوب سیر ہو کر کھایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کم لق و دق صحرائی میدان اور چٹیل پہاڑوں کے درمیان بھی اس نے اپنے رزق کو پہنچایا۔ ظہر کی اذان ہوئی۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل قادیان نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں پھر مستورات کو بھی مردوں کے پیچھے بلا کر اجتماعی دعا کرائی گئی۔ قرآن مجید کی تلاوت۔ تلبیہ۔ تحمید۔ درود کا ورد رہا۔ تمام دن دعاؤں میں گزرا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل و رحم سے حج ایسی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ سورج کے ذرا ڈھلنے کے بعد مولانا کی معیت میں ہم سب جبل رحمت پر گئے وہاں بھی دعائیں ہوئیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حجۃ الوداع کے روز حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور و معروف خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور دعائیں کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں بھی وہاں پہنچنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جبل رحمت پر لوگ چھتریاں لیکر اور کئی بغیر چھتریوں کے تمام دن چلچلاتی دھوپ میں مصروف دعا رہے۔ غرضیکہ ایک طرح کا حشر کا میدان تھا ہزاروں بسیں۔ ہزاروں ٹیکسیوں اور ٹرکوں سے میدانِ عرفات اٹا پڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے بھی عجیب ہیں کہ بارہ لاکھ انسانوں کا یہ سیلاب ریتیلے میدان پر جس کے گرد اگرد خشک پہاڑ ہیں۔ ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور ہر شخص مصروف عبادت تھا شہزادہ فیصل ولیعہد سلطنت سعودیہ نے مسجد نمرہ جو میدان عرفات کے شروع میں ہے خطبہ حج دیا سب لوگ تو وہاں جا نہیں سکتے تھے کیونکہ تمازت آفتاب کے باعث اپنے اپنے کیمپ سے باہر نکلنا دشوار تھا میدانِ عرفات میں زوال سے لیکر غروب آفتاب تک وقوف ہی اصل میں حج ہے یہی وجہ ہے کہ غروب آفتاب تک وہاں قیام لازمی ہے۔

جبل رحمت سے واپس آ کر سامان باندھا۔ بس میں رکھ دیا۔ بعد غروب آفتاب بس مزدلفہ کیلئے روانہ ہو پڑی۔ بسیں چیونٹی کی چال چل رہی تھیں ہم کافی دیر کے بعد مزدلفہ کے میدان میں پہنچے۔ ڈرائیور نے بس کو سڑک کے کنارے ہی ایک جانب کھڑا کر دیا جہاں ہزاروں ہزار انسان فرش خاک پر پہاڑوں پر جھاڑیوں میں بستر بچھا کر آرام کرنے میں مصروف ہو چکے تھے۔ ہم نے پہلے کھانا کھایا پھر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے مولانا نے پڑھائیں۔ مزدلفہ میں رات بحمد اللہ بخیر گزری۔ یہ میدان ہے جہاں ہر شخص اپنی اپنی کنکریاں چنتا ہے جو منیٰ میں رمی کی غرض سے اکٹھی کیں۔

نماز تہجد اور فجر سے فارغ ہو کر ہماری بس منیٰ کی طرف روانہ ہو پڑی تین چار میل کا فاصلہ گیارہ گھنٹوں میں طے ہوا اور ہم بعد نماز ظہر منیٰ میں اپنے کیمپ میں واپس آ گئے۔ یہ قربانی کا دن تھا لوگوں نے قربانیاں دیں اور اس سے پہلے جمرہ عقبیٰ پر سات کنکریاں مارنی ضروری تھیں۔ جو خود جا کر انکی رمی کرنی تھی دوسرے دن ہم نے ۱۱ ذوالحجہ کو قربانیاں دیں ہزاروں جانور بکرے۔ بکریاں۔ گائیں۔ دنبے۔ اونٹ ذبح کئے گئے اور جہاں ذبح ہوئے جانوروں وہیں پڑے رہے یا دفن کر دئے گئے کثرت و ہجوم کے باعث قربان گاہ میں جانا بھی مشکل ہو گیا۔ اس فریضہ سے فارغ ہونے کے بعد اسی روز ہم طواف زیارت کے لئے مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ الحمد للہ کہ بیت اللہ پر غلاف چڑھ چکا تھا۔ طواف سے فارغ ہو کر ہم پھر بسوں کے ذریعہ منیٰ پہنچ گئے تینوں جمرات یعنی جمرۃ الاولیٰ۔ وسطیٰ اور عقبیٰ پر رمی کرنی تھی ہزاروں انسانوں کی آمد و رفت کے باعث رمی سخت مشکل امر تھا ۱۲ ذوالحجہ کو رمی کا عمل پھر دہرایا گیا۔ عورتوں کیلئے رمی کا فریضہ سخت تکلیف دہ امر تھا کیونکہ دھکا پیل بے پناہ تھی۔ ان عورتوں کی طرف سے جو خود رمی نہ کر سکیں مردوں نے یہ فریضہ ادا کیا فراغت کے بعد سامان باندھا بس میں رکھا اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ نماز عشاء کے قریب ہم واپس اپنی قیام گاہ پہنچے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسلام کے ایک عظیم رکن کے فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشی۔ یہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۴ء یا ۱۲ ذوالحجہ کا روز تھا۔ جو حجاج ۱۳ ذوالحجہ کے روز بھی منیٰ میں قیام کرتے ہیں انہیں اس روز بھی جمرات پر رمی فرض ہو جاتی ہے اور اس لحاظ سے انہیں ستر ستر کنکریاں اکٹھی کرنا پڑتی ہیں۔

۲۵ اپریل ۱۹۶۴ء سے کچھ روز بعد تک مکہ معظمہ پھر وہی رونق اور کثرت ہجوم کا گہوارہ بن گیا۔ مسلم ممالک کے لوگ جو فریضہ حج ادا کرنے کیلئے اپنی بسوں میں آئے ہوئے تھے وہ تو کچھ روز مکہ معظمہ میں قیام کرکے انہی بسوں میں اپنے اپنے ممالک کو روانہ ہوتے گئے۔ جو لوگ حج سے پہلے مدینہ منورہ نہیں جا سکے انہوں نے حج کے بعد اپنے اپنے معلموں کے ذریعے مدینہ منورہ کی زیارت کا پروگرام بنایا اور جو پہلے ہو آئے تھے انہوں نے مکہ معظمہ میں اپنے جہازوں کی روانگی کے وقت تک قیام کیا اس دوران علاوہ کعبہ کے مختلف مقامات کی زیارت کی گئی۔ مثلاً حضرت نبی اکرمؐ کا ذاتی مکان جہاں حضورؐ کی پیدائش ہوئی تھی دیکھا۔ اب وہاں حکومت کی طرف سے نہایت شاندار بلڈنگ بنی ہوئی ہے اور وہاں ایک لائبریری بنا دی گئی ہے اس کا نام مکتبہ مکۃ المکرمہ رکھا ہوا ہے زائرین یہاں لائبریری کے ہال میں نوافل پڑھتے ہیں اور وہاں رکھی ہوئی مختلف النوع کتابوں سے استفادہ بھی کرتے ہیں اسکے ساتھ ہی شعب ابی طالب ہے جسے اب شعب علی کہتے ہیں۔ اس محلّے کی تنگ گلیوں میں پھرے تاکہ اس زمانہ کی یاد تازہ کی جائے جبکہ حضورؐ اور حضورؐ کے جاں نثار صحابہؓ نے محصوری کے تین سال کا عرصہ یہاں گزارا تھا جنت المعلیٰ کو جہاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ مدفون ہیں دیکھا۔ حضرت ابی طالب بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں قبروں پر کوئی کتبہ نہیں جس سے مدفون حضرات کی تخصیص ہو سکے۔ پھر غار حرا بھی دیکھا جس کا مفصل حال یکم اگست ۱۹۶۴ء کے الفضل میں احباب جماعت کی نظروں سے گزرا ہو گا۔ غار ثور تک ہم جا نہیں سکے۔ مسجد بلال تو کوہ صفا پر متصل حرم کعبہ واقع ہے لیکن مسجد جن مکہ معظمہ کے بازار میں قائم ہے۔

حجاج نے حج سے فراغت حاصل کرکے عمرہ ادا کرنے کی طرف توجہ دی۔ مکہ معظمہ سے تین میل دور بجانب شمال مسجد تنعیم ہے جہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بموجب ارشاد نبوی نفل ادا کرکے عمرہ کی نیت کی تھی اور مسجد الحرام میں آ کر تمام لوازمات کو ادا کیا تھا اس عمرہ کو اہالیانِ مکہ چھوٹا عمرہ کہتے ہیں۔ اور بڑا عمرہ کی نیت بئر جعرانہ جو مکہ مکرمہ سے قریباً ۱۰ میل شمال مشرق کی جانب ہے سے کی جاتی ہے کیونکہ حضور نبی اکرمؐ نے وہاں تشریف لیجا کر نوافل ادا کئے تھے اور احرام باندھ کر نیت عمرہ کی تھی مسجد الحرام کے باب مسعود کے باہر ڈرائیور لوگ صبح کے وقت چھوٹا عمرہ بڑا عمرہ کی آوازیں دیتے ہیں اور لوگ بسوں ٹیکسیوں میں سوار ہو کر یا تو مسجد تنعیم کی طرف یا بئر جعرانہ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں بھی حج کے بعد چھ عمرے (دو مسجد تنعیم اور چار بئر جعرانہ سے) ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حرم کعبہ کی توسیع کا کام ابھی تک جاری ہے۔ مشرق اور جنوب کی جانب عمارت مکمل ہو چکی ہے اب شمالی اور غربی جوانب زیر تعمیر ہیں انکی تکمیل پر ابھی دو تین سال درکار ہونگے فن تعمیر کا نادر روزگار نمونہ انجنیئروں کے پیش نظر ہے اعلیٰ سے اعلیٰ پتھر۔ سنگِ مرمر سیمنٹ۔ بجری لوہا اس مقدس عمارت کی تعمیر میں استعمال ہو رہا ہے اور کروڑوں ریال اس پر خرچ آ رہے ہیں۔ تمام ارد گرد کی عمارات منہدم کرکے وہ جگہ حرم کعبہ میں شامل کی جا رہی ہے۔ سڑکیں وسیع ہو رہی ہیں۔ حرم کعبہ کی وسعت دو تین لاکھ زائرین کی بیک وقت ضرورت کے لئے کافی ہو جائیگی۔ اس وسعت کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ صحنِ حرم میں ہر وقت ٹھنڈی ہوا چلتی رہتی ہے اور پھر بجلی کے لاتعداد پنکھے فضا کو سرد رکھتے ہیں۔ روشنی کا اعلیٰ انتظام ہے سینکڑوں قالین برآمدوں میں بچھے ہوئے ہیں۔

۲/۶/۶۴ کے روز بعد نماز ظہر حرمِ کعبہ میں جا کر طوافِ وداع کا فریضہ ادا کیا اور اسی روز شام کے وقت ہم اپنا سامان بس میں رکھ کر جدہ کیلئے روانہ ہوئے۔ چونکہ سفینہ حجاج نے جدہ سے کراچی کیلئے ۲/۶ کو روانہ ہونا تھا لہٰذا ہم نے اتنے دن جدہ کے مدینۃ الحجاج میں قیام کیا ۳/۶/۶۴ کو بعد نماز ظہر جدہ سے جہاز روانہ ہو کر ۹/۶ کو صبح گیارہ بجے ساحل کراچی پر آ لگا کراچی میں دو دن قیام کر کے ۱۱/۶ کو لاہور کیلئے روانہ ہوئے اور ۱۲/۶/۶۴ کی صبح مع الخیر وارد لاہور ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ احکم الحاکمین اپنے فضل و احسان سے جماعت کے ہر فرد کو حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے نوازے اور ان تمام دعاؤں کو قبول فرمائے جو ہمیں وہاں سوجھیں۔ بعض میں عرض کرنے کا موقع ملا ہے۔ آمین

والدین —— اور —— احساسِ تربیتِ اولاد

(مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال)

بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں اولاد کی محبت اور شفقت ودیعت کی ہے لیکن ساتھ اس کو فتنہ یعنی آزمائش کا باعث بھی ٹھہرایا ہے جیسے فرماتا ہے :-

انما اموالکم و اولادکم فتنۃ (تغابن)

یعنی اے لوگو تمہارے لئے تمہارے اموال اور اولاد میں فتنہ و فساد کے شعلے بھی خوابیدہ ہیں پس ایسا نہ ہو کہ کہیں تم مال اور اولاد کی محبت میں کھوئے جاکر اولاد کی دینی تعلیم و تربیت اور مال کے صحیح مصرف سے بیگانہ ہو جاؤ! ورنہ یاد رکھو یہی چیزیں تمہارے لئے ابتلاء اور فتنہ اور عاقبت کی ذلت و خواری کا موجب بن جائیں گی۔ پس یہ آیت ہمارے لئے احساس تربیت نہ پیدا کرنے کی صورت میں ایک وعید کا رنگ رکھتی ہے اور وعید سے بچنا ہر سچے مومن کی دلی خواہش ہوتی ہے۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ جس طرح ہم اپنے بچوں کی دنیوی ضروریات کا خیال کرتے ہیں، اُن کے فکر میں ہلکان ہوتے ہیں۔ قرض بھی اٹھاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بسا اوقات ذلت بھی اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اپنے بچوں کو دیندار اور سچا مسلمان اور احمدی بنانے کے لئے بھی ایسی تڑپ اور جوش و ولولہ کا اظہار کرنا چاہیئے کیا اگر ہمارا اپنا اثاثہ پند و نصیحت ختم ہو جائے تو ہم کسی اور دوست یا بزرگ کی خدمات اپنے بچوں کی اصلاح کے لئے مستعار لیتے ہیں۔ کیا ہم ان کے نیکوکار بننے کے فکر میں پریشان ہوتے ہیں۔ اور ہماری راتوں کی نیندیں حرام ہوتی ہیں؛ ایسے ہی جیسے کہ بچوں کی جسمانی اور دنیوی ضروریات اور تکالیف ہمیں بے چین رکھتی ہیں اور ہم ہر قسم کی چارہ گری اور دوا و دعا کو استعمال میں لاتے ہیں۔ کیا ہم اپنے نالہ ہائے نیم شبی میں خدا کے حضور گڑگڑا کر تربیت اولاد کے ضمن میں اپنی بے کسی اور لاچاری کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب! اے ہماری جسمانی اور روحانی تربیت کرنے والے! میرے بچے میرے کہنے سے باہر ہو گئے ہیں تو ہی انہیں ہدایت نصیب فرما اور دین کی طرف انہیں ایسی رغبت پیدا کر دے۔ کہ یہی ان کا اوڑھنا بچھونا بن جائے۔ کیا ہمارے والدین اس زاویۂ نظر سے اپنے احساس ذمہ داری کا جائزہ لیں گے؟

کس قدر افسوسناک امر ہے کہ باپ مغرب کی نماز پڑھنے جا رہا ہو اور بیٹا اس کے سامنے سے لاپرواہی کے انداز میں سیر کو نکل جائے اور باپ کا دل اس منظر پر پیچ و تاب نہ کھائے اور وہ اپنے بچے کو مجبور نہ کرے۔ کہا جاسکتا ہے کہ بڑی ہو کر اولاد بعض اوقات اپنے والدین کی فرمانبردار نہیں رہتی لیکن کیا والد بچوں کے اس ناپسندیدہ فعل پر ایسے رنگ میں اپنی ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرسکتا کہ جو ان کے احساسات اور غیرت کے جذبات کو جھنجھوڑ کر رکھ دے؟ محض یہ کہہ دینا کہ جی بچے کو بہت دفعہ کہا سنا ہے مگر وہ نہیں مانتا مجھے خود بھی اس بات کی بڑی تکلیف ہے وغیرہ وغیرہ کافی نہیں۔ جب کہ عملاً اس سے ویسے ہی محبت کا سلوک کیا جاتا ہے اور ویسے ہی اس کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جیسے کہ ایک فرمانبردار بچے سے کیا جانا چاہیئے۔ یہ چیز بتاتی ہے کہ انہیں بچے کی دینی غفلت کا کوئی خاص افسوس اور رنج نہیں ہے۔ ورنہ جیسے بچے کے اس اقدام پر جبکہ وہ آئندہ تعلیم کو جاری نہیں رکھتا اور آوارہ گردی اور فضول خرچی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ والدین سخت مضطرب اور رنجیدہ خاطر ہو کر اس کی اس مذموم خواہش کے آگے ایک دیوار بن جاتے ہیں اور اُسے دوبارہ تعلیم حاصل کرنے اور مکمل کرنے یا کسی اور معزز کام کے سیکھنے پر مجبور کرتے ہیں ایسے ہی وہ بچے کے یہ کہنے پر کہ نماز میں کیا رکھا ہے یا دینی اور جماعتی فرائض سے بے اعتنائی برتنے یا بے ادبی اور بے حرمتی کرنے پر کبھی چین نہ لیں۔ وہ برملا پکار اٹھیں کہ ہمارا بچہ بے دین ہوا جا رہا ہے۔ جماعتی نظام کا احترام اس کے دل سے محو ہوتا جا رہا ہے۔ وہ اپنے خاندان میں اور اپنے حلقۂ احباب میں ایک کہرام مچا دیں کہ خدارا میرے بچے کو بچاؤ کہ وہ دین کے سرچشمہ سے بھٹک کر مادہ پرستی اور بے دینی کی دلدل میں پھنسا جا رہا ہے۔ مجھ اکیلے کی کوششیں اس کی اصلاح کے لئے ناکافی ثابت ہوئی ہیں آؤ تم بھی میرے ساتھ مل کر اس اہم فریضہ کو انجام دو کہ میرا گم کردہ راہ بچہ دوبارہ اپنے خدا اور اس کے دین کی آغوش میں آجائے۔!!

اگر ہمارے والدین اپنے اندر اس حد تک احساسِ تربیت پیدا کرلیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا معاشرہ چشم زدن میں روحانی مریضوں سے پاک نہ ہو جائے۔ اور ہمارے بعض لاپرواہ سست اور غیر تربیت یافتہ نوجوان بچے اصلاح پذیر ہو کر باغ احمدیت کی خوبصورت اور ہری بھری کونپلیں بن جائیں۔ ۴۴

۴۴۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہم نے یہ وعدہ کرلیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو پھر تو دینی خرابی کا احساس ہمیں دنیوی کمزوریوں۔ اور نقصانات سے کہیں بڑھ کر ہونا چاہیئے۔ اور اس کا معیار یہ ہونا چاہیئے اور ہے بھی یہی کہ انسان اپنی اولاد کے دنیوی جاہ و منصب، مال و دولت، عز و وقار میں تو نقصان برداشت کرے مگر تربیت کے میدان میں دینی لحاظ سے اس کی کسی کمزوری کو برداشت نہ کرے اور اس کے انسداد اور تربیت کی بہتری کی ہر ممکن کوشش کرے اور ہمیشہ کرتا رہے۔ اور کبھی بھی اس فریضہ سے دستکش نہ ہو۔ اگر اس طریق پر عمل کیا جائے تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے اور ہماری کوششیں بارآور ثابت ہوں۔

اصل بات یہ ہے کہ جن والدین کے بچے مختلف روحانی اور دینی کمزوریوں میں مبتلا ہیں سلسلہ سے بہت کم انس و محبت رکھتے ہیں یا چندوں کی ادائیگی کی پرواہ نہیں کرتے، ان سب کمزوریوں کی اصل وجہ ایسے بچوں کے والدین میں احساس تربیت اور ذمہ داری کا فقدان ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ والدین نے اپنا پورا زور لگا کر اور ساری عمر کا اندوختہ خرچ کرکے اپنے بچے کو ایک ماہر ڈاکٹر یا ماہر انجنیئر یا ماہر لیکچرار یا ماہر کاریگر یا ماہر تاجر اور صناع تو بنا دیا لیکن وہ اسے ساتھ ہی کامل پرہیزگار، کامل نمازی، ارکان اسلام کی کامل پابندی کرنے والا، سلسلہ سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھنے والا۔ اور کامل مومن نہ بنا سکے اگر والدین میں بچوں کے دنیوی بہبود کے خیال کے ساتھ ساتھ انکا احساس تربیت بھی بیدار ہوتا تو اُن کا بچہ ایک ماہر ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ایک کامل نماز گذار بھی ہوتا ایک ماہر انجنیئر ہونے کے ساتھ راہ سلوک کی منازل کے نشیب و فراز سے بھی آگاہ ہوتا۔ ایک ماہر لیکچرار ہونے کے ساتھ وہ ایک متقی اور پرہیزگار ناصح اور واعظ بھی ہوتا۔

پس ضرورت ہے کہ والدین اپنے ضمیر میں اپنے دلوں میں اور اپنی خلوت و جلوت کی ساعتوں میں اولاد کی تربیت کے احساس کو اپنے اوپر غالب کرلیں تا ہماری بعض بگڑی ہوئی اور غلط روش پر گامزن ہونے والی نسلیں صراط مستقیم پر چلنا شروع کر دیں اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدیت کا کارواں اپنی پوری رفتار سے رواں دواں رہے۔ آمین اللھم آمین۔

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت و افادیت

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ :-

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ماخالطت الزکوٰۃ مالا قط الا اھلکتہ۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ اور برباد کر دے گا۔

قرآن کریم میں نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی ارشاد وارد ہوا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ایسا اہم رکن ہے جس کی ادائیگی صاحب نصاب پر واجب ہے تا قوم کے پسماندہ۔ بدحال اور مساکین و معذور لوگوں کی مالی مدد کی جائے۔ جس قوم اور ماحول میں امیر اور فقیر کے تعلقات اچھے نہ ہوں وہاں کے معاشرہ میں المناک حالات رونما ہوا کرتے ہیں۔ اسلام میں زکوٰۃ کا بنیادی اور افادی مقصد یہی ہے کہ پسماندہ افراد کی مدد کی جائے۔ اس فریضہ کی عدم ادائیگی کے لئے قرآن کریم اور حدیث شریف میں سخت وعید اور زجر و توبیخ کے الفاظ آئے ہیں جس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے۔ فیمحق الحرام الحلال۔ کہ حرام مال (یعنی جس میں سے زکوٰۃ نہ دی گئی ہو) حلال مال کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس دو ہزار روپیہ ہے جس کی زکوٰۃ پچاس -/50 روپے ہوتی ہے۔ اگر اس ادائیگی میں غفلت کی جاتی ہے تو اس کے یہ پچاس روپے دو ہزار روپے کو بھی بے برکت کر دیں گے۔ تجارتی مال کے راس المال اور نفع پر جو عرصہ ایک سال میں ہوا ہو اس پر زکوٰۃ ضروری ہے مستورات جو زیورات استعمال کرتی ہیں اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ مگر جو زیور صندوقوں میں محفوظ رکھا رہتا ہے۔ اس پر زکوٰۃ ہوتی ہے۔ زکوٰۃ سے ایثار کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے حقیقی لگاؤ اور رابطہ ہوتا ہے۔ بخل اور حرص انسانی نفس سے دُور ہو جاتا ہے۔ اور انسان اپنی زندگی کا حقیقی مقصد معلوم کرلیتا ہے۔

> "ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔"
>
> (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

دُعائے مغفرت

(۱) محترمہ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری حاجی محمد ابراہیم صاحب آف ملتان مورخہ ۲۳؍ستمبر شام کے چھ بجے انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اُن کے صاحبزادگان چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت ہائے ضلع ملتان چوہدری عبدالرزاق صاحب و چوہدری محمد شریف صاحب مرحومہ کا جنازہ بذریعہ کار ملتان سے ربوہ لائے۔

نماز جنازہ بعد نماز مغرب احاطہ مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ جس میں بکثیر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرکت فرمائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے دُعا کرائی۔

مرحومہ کو ۱۹۵۸ء میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ۱۹۱۶ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئیں۔ ان کے سسرال کا خاندان انہیں کی وجہ سے احمدیت میں داخل ہوا۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گذار تھیں۔ بے شمار غریبوں اور یتیموں کی پرورش کی اور بہت سی احمدی و غیر احمدی بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ سلسلہ کے لئے نہایت غیرت مند تھیں۔ اپنے پیچھے تین صاحبزادے تین صاحبزادیاں، درجنوں پوتے پوتیاں۔ بیسیوں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشانِ قادیان اور احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز دعا فرمائیں کہ ان کے پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد شریف۔ عبدالحفیظ ایڈووکیٹ حسین آگاہی ملتان)

(۲) محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او ۲۵ پانڈو سٹریٹ کرشن نگر لاہور مورخہ ۵؍ستمبر بوقت ½۱ بجے صبح اچانک مختصر سی علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نہایت کم گو اور نیک خاتون تھیں۔ سات بیٹوں اور دو بیٹیوں کی شادیاں کر کے اُن کی اولاد کی خوشیاں دیکھ کر اس جہان سے رخصت ہوئی ہیں۔ اچانک بیمار ہوئیں اور چند منٹ کے اندر ہی فوت ہو گئیں۔ اسی دن ۲ بجے بعد دوپہر جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر جنازہ ہوا۔ ۶ بجے تدفین ہوئی۔ مرحومہ ⅒ حصہ کی موصیہ تھیں۔ اپنی یادگار چار بیٹے اور سات بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور سب بچوں اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب کو صبر جمیل عطا فرما دے جو خود بھی بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے کمزور ہیں۔

(قمر الدین محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

٭ میاں عبدالحمید صاحب پکھوے والے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں ٭ ٹھیکیدار عبدالحمید صاحب قصور عارضہ قلب سے بیمار ہیں ٭ شیخ فضل حسین صاحب لائل پوری درد گردہ و بخار سے بیمار ہیں ٭ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات کا لڑکا ڈیڑھ سال سے بیمار ہے ٭ بشیر احمد صاحب شاکر آف راولپنڈی حال انگلینڈ کی اہلیہ صاحبہ دل کے دورے سے سخت بیمار ہیں ٭ مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب آف کراچی سیکرٹری وصایا دل اور آنکھوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں ٭ چوہدری عبدالکریم خاں صاحب کا ٹھگڑھی کی بچی پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بیمار ہے ٭ صوبیدار نذر حسین صاحب ربوہ کا لڑکا وقار حسین بیمار ہے ٭ مشتاق احمد صاحب کا اب چھٹی بار اپریشن ہونے والا ہے ٭ صوفی مبارک احمد صاحب کراچی ایک سال سے بعارضہ جگر بیمار ہیں ٭ بابو محمد شفیع صاحب پنشنر اوورسیئر سیالکوٹ بیمار ہیں ٭ مکرم سید جاوید مرتضےٰ صاحب کا امریکہ میں اپریشن ہونے والا ہے ٭ راجہ بشیر الدین احمد صاحب ڈھڈ رانجھا ضلع سرگودہا کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں ٭ نعمت اللہ صاحب چک ۲۹ ضلع لائل پور کے والد محترم بیمار ہیں ٭ محمد اسحٰق صاحب ستار گنج مغل پورہ دو ماہ سے بیمار ہیں ٭ سید محمد لطیف صاحب پنشنر چند دن سے بیمار ہیں ٭ اہلیہ صاحبہ شیخ اکبر علی خانصاحب بٹالوی کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے ٭ محمود احمد صاحب رحیم یار خاں کی اہلیہ صاحبہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں ٭ سیف علی صاحب رسول ضلع گجرات کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ کینسر بیمار ہیں ٭ اخوند محمد اکبر خانصاحب کی لڑکی آصفہ اکبر کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے ٭ بشیر احمد صاحب لاہور نکسیر کے مرض میں مبتلا ہیں ٭ مکرم سید محمد منیر شاہ صاحب ڈپٹی پوسٹماسٹر (ریٹائرڈ) ایبٹ آباد کو افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان تمام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کیلئے تین صد روپیہ -/۳۰۰ ادا کرنیوالے احباب

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائی ہے۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کریں۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۲۸۹۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ .. — ۳۰۰ روپے

۲۹۰۔ 〃 ملک غلام احمد خاں صاحب بصیر پور ضلع منٹگمری .. — ۳۰۰ 〃

۲۹۱۔ 〃 چوہدری نذیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او مظفر گڑھ .. — ۳۰۰ 〃

۲۹۲۔ 〃 جی ایم اقبال صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایس واپڈا چھانگا مانگا .. — ۳۰۰ 〃

۲۹۳۔ محترمہ فضل نور صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر دار الرحمت وسطی ربوہ .. — ۳۰۰ 〃

۲۹۴۔ مکرم کرنل اقبال نعیم صاحب کوئٹہ .. — ۳۰۰ 〃

۲۹۵۔ 〃 چوہدری محمود احمد صاحب منیجر احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر .. — ۳۰۰ 〃

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ربوہ میں ریڈیو اور بجلی وغیرہ کا کام سکھانے کا انتظام

ربوہ میں ریڈیو۔ بجلی کا کام اور انجنیئرنگ کی کلاس کھولنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ کورسوں کے اختتام پر گورنمنٹ پاکستان کے منظور شدہ ڈپلومے دیئے جائیں گے۔ خواہشمند اصحاب جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں۔ تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔ (محمد ارشد معرفت مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ولادت

۱۔ بشیر احمد صاحب خادم خاص حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ۷؍ستمبر کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ نے بشارت بیگم نام تجویز فرمایا۔

۲۔ ملک حمید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لنڈن میں پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔

۳۔ ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر آف بٹورا مشرقی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ۳؍ستمبر کو پہلی بچی عطا کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی ۲۳۔۲۴۔۲۵؍اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔

شوریٰ میں نمائندگی کے لئے ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ براہ کرم نمائندگان شوریٰ کی فہرست ۱۵؍اکتوبر ۱۹۶۲ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تبدیلی تاریخ امتحان

(۱) لجنہ اماء اللہ کا تربیتی نصاب کا امتحان ۲۷؍ستمبر کی بجائے ۴؍اکتوبر کو ہوگا۔ تمام لجنات اس تبدیلی کو نوٹ کر لیں اور اس دن امتحان کیلئے تیار رہیں۔

(۲) ناصرات الاحمدیہ کا امتحان بھی ۲۷؍ستمبر کی بجائے ۴؍اکتوبر کو ہوگا تمام شہروں کی صدر اور سیکرٹری اپنے حلقہ کی ناصرات کو اس تبدیلی سے مطلع کر دیں۔

(جنرل سیکرٹری)

نمائندگانِ شوریٰ انصار اللہ کے اسماءؑ سے جلد مطلع فرمائیے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ کوالالمپور۔ ۳۰ ستمبر۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم تنکو عبد الرحمن کی حکومت کا تختہ الٹنے اور ان کی کابینہ کے وزیر کو قتل کرنے کی ایک خوفناک سازش کا انکشاف ہوا۔ ملایا کے کثیر الاشاعت اخبار "یوتوان میلارو" نے اس سازش کی تفصیل ظاہر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ملایا کے بعض سیاسی لیڈروں نے یہ سازش انڈونیشیا کی حکومت کی اعانت سے تیار کی اور انڈونیشیا نے انہیں مالی امداد اور اسلحہ فراہم کیا ہے ملایا کی حفاظتی پولیس نے سازش کے انکشاف کے بعد متعدد مقامات پر چھاپے مارے اور سازش میں شریک تمام لوگوں کو گرفتار کر کے اہم دستاویزات پر قبضہ کر لیا ہے۔

اخبار کی اطلاع کے مطابق اس خوفناک سازش کا انکشاف گزشتہ اتوار کو ہوا تھا جس کے فوراً بعد حفاظتی پولیس نے متعدد مقامات پر اچانک چھاپے مارے اور سات افراد کو گرفتار کر لیا۔

★ نئی دہلی۔ ۳۰ ستمبر۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ پاکستان نے حال میں بھارت سے مشترکہ دفاع کی کوئی تجویز پیش نہیں کی اور نہ ہی بھارتی حکومت نے اس سلسلہ میں کسی قسم کی سلسلہ جنبانی کی ہے وہ اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ پاکستان اور بھارت کے لیڈر آج کل پھر مشترکہ دفاع کی تجویز کا جائزہ لے رہے ہیں۔

وزیر اعظم شاستری نے کہا کہ دولت مشترکہ کانفرنس کے موقعہ پر صدر ایوب نے البتہ یہ کہا تھا کہ بھارت پاکستان کے تعاون کے بغیر برصغیر کا دفاع نہیں کر سکتا۔

★ پشاور۔ ۳۰ ستمبر۔ صدر ایوب اپنا انتخابی دورہ پشاور سے شروع کریں گے خیال ہے کہ ۲ اکتوبر کو آپ پشاور آئیں گے۔ اور یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ بعد ازاں آپ ملک کے دوسرے حصوں کا دورہ کریں گے اس کا انکشاف کل وزیر مال خان حبیب اللہ خان نے مسلم لیگی کارکنوں کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ صدر ایوب کے انتخابی دورے کو انتہائی اہم قرار دیتے ہوئے وزیر مال نے لیگی کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اس جلسے کو اس حد تک کامیاب بنائیں کہ اسے تاریخی جلسہ قرار دیا جا سکے۔

★ ڈھاکہ ۳۰ ستمبر۔ اپوزیشن پارٹیوں کی اپیل پر کل ڈھاکہ میں مکمل ہڑتال رہی شہری زندگی معطل ہو گئی۔ ہڑتالیوں نے ڈھاکہ اور دوسرے شہروں کے درمیان سڑک اور ریل کے ذریعہ آمد و رفت میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی یہ ہڑتال متحدہ محاذ کی جانب سے یوم احتجاج منانے کے سلسلے میں ہوئی۔

ریلوے ملازمین نے ہڑتال میں حصہ لیا شہر کی تمام فیکٹریاں۔ دکانیں اور نجی دفاتر بند رہے البتہ ادویہ کی دکانیں کھلی رہیں۔ سڑکوں پر کوئی کار اور بس گھومتی ہوئی نظر آئی۔ کیونکہ ٹرانسپورٹروں نے مکمل ہڑتال کر رکھی تھی۔

★ بون۔ ۳۰ ستمبر۔ بھارت اور عرب جمہوریہ میں کل ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے جس کے تحت دونوں ملک آواز سے تیز رفتار طیارے بنائیں گے سمجھوتہ کے مطابق بھارت مجوزہ طیاروں کے ڈھانچے اور عرب جمہوریہ اس کے انجن تیار کرے گا۔

★ نئی دہلی۔ ۳۰ ستمبر۔ موثق ذرائع کے مطابق ناگاؤں اور بھارت کے درمیان، مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ ناگا لیڈر کل کسی وقت چیڑوما سے روانہ ہو جائیں گے۔ چیڑوما ناگا لینڈ کے صدر مقام کوہیما سے چھ میل دور ایک چھوٹا سا گاؤں ہے

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اختلاف دو بنیادی باتوں پر پیدا ہوئے اول یہ کہ ناگاؤں کی خود مختاری کے سوال کو ایجنڈے میں رکھا جائے دوسرے ناگا لینڈ کے کھڑ پتلی مسٹر شل آؤ کو ناگاؤں کا نمائندہ نہ سمجھا جائے۔ اور مذاکرات میں شامل نہ کیا جائے۔ بھارتی وزیر اعظم شاستری نے آج بھارتی پارلیمنٹ میں بتایا کہ حکومت مسٹر شیل آؤ کے بارے میں ناگاؤں کا مطالبہ منظور نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ ناگا لینڈ کو ملک سے الگ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

★ ۳۰ ستمبر۔ حکومت آسام نے ملک سے بھارتی مسلمانوں کے جبری اخراج کا سلسلہ نئے قواعد و ضوابط وضع ہونے تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں آسامی کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس گزشتہ اتوار کو شیلانگ میں ہوا۔ نئے قواعد و ضوابط کے تحت ایک آزاد ٹریبونل مقرر کیا جائے گا جو مسلمانوں کے بھارتی ہونے کا تعین کرے گا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس ٹریبونل میں دیانت دار اور اچھی شہرت کے لوگ شامل کئے جائیں گے۔

★ لاگوس۔ ۳۰ ستمبر۔ نائیجیریا کی پارلیمنٹ کل رات توڑ دی گئی۔ اس کا اعلان صدر ریزیکوسی نے وزیر اعظم ابوبکر بلیوا کے مشورہ سے کیا ہے ۳۱۲ ارکان پر مشتمل پارلیمنٹ دسمبر ۱۹۵۹ء میں قائم ہوئی تھی اب نئے انتخابات اکتوبر میں ہوں گے

★ نئی دہلی۔ ۳۰ ستمبر۔ مشرقی پنجاب اور یوپی کے وسیع علاقے میں گزشتہ دو روز کی قیامت خیز بارش سے سینکڑوں مکان منہدم ہو گئے ہیں۔ اور ۲۵ سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

★ لندن۔ ۳۰ ستمبر۔ ملاوی میں حکومت کے خلاف زبردست ہنگامے شروع ہو گئے ہیں کل ایک وزیر پر حملہ کیا گیا اور دفتر کو آگ لگا دی گئی۔

وصیت

مندرجہ ذیل وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

نمبر ۷۸۴۷ — میں عزیزہ فاطمہ بیگم زوجہ مولوی محمد سلیمان صاحب قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن موضع جم گاؤں ڈاکخانہ پوری ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ بالی طلائی نصف تولہ۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ۔ جو میرے خاوند محترم مولوی محمد سلیمان صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے علاوہ مجھے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ سے ایک قطعہ زمین واقعہ اردو بھاگلپور ملی ہے جس کی اندازاً قیمت ایک سو بیس ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی حصہ جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ عزیزہ فاطمہ بیگم معرفت ماسٹر محمد سلیمان صاحب اسسٹنٹ ٹیچر کے ڈی سکول کاسیڈی ساکچی ڈاکخانہ ساکچی براستہ ٹاٹانگر

گواہ شد۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال حلقہ یوپی بہار و اڑیسہ

گواہ شد۔ محمد سلیمان بقلم خود خاوند موصیہ۔

نوٹ:۔ یہ وصیت پرانی تھی جو ۳۰/۹/۴۹ کو لکھی گئی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کے ہاتھ سے اردو بازار بھاگلپور والی زمین نکل چکی ہے۔ (بحوالہ تصدیقی فارم موصیہ)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے،
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں،
گلوب ٹمبر کارپوریشن۔ ۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸
★ سٹار ٹمبر سٹور ۹ فیروز پور روڈ لاہور ★ لائل پور ٹمبر سٹور ۸ اچھرہ لاہور۔ فون ۲۸۰۰۸

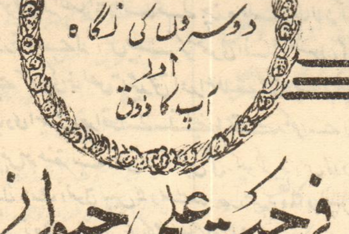

دوسروں کی نگاہ
اور
آپ کا ذوق

فون ۲۶۲۳
فرحت علی جیولرز
۳۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

راولپنڈی کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم قریشی شریف احمد صاحب، ایجنٹ روزنامہ الفضل راولپنڈی سے حاصل کریں (مینیجر)

جامعہ احمدیہ کا علمی، ادبی ترجمان۔ "مجلۃ الجامعہ" زر سالانہ ۶/- روپے فی شمارہ ۱/۵۰ روپے

جماعتِ احمدیہ کا تمام دُنیا میں اس قدر مضبوطی سے پھیل جانا ایک عجیب و غریب نشان ہے

یہ لوگ پوری انسانیت کو اسلامی اخوت کے رشتہ میں منسلک کر کے حقیقی اور پائیدار امن قائم کرنا چاہتے ہیں

جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان رُوحانی انقلاب پر ایک سوئس اخبار کا تبصرہ

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے بموجب آپ ہی کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ آج دنیا بھر میں جو روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے وہ اس قدر عظیم الشان ہے کہ اپنے ہی نہیں بلکہ اغیار تک اس کے معترف ہیں اور وہ حیران ہیں کہ یکایک ہوا کا رخ کیسے بدل گیا۔ خود یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک میں وسیع پیمانے پر اسلام کی تبلیغ، نومسلم جماعتوں کا قیام، مساجد کی تعمیر مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت، دنیا کے دور دراز علاقوں سے اسلامی اخبارات اور رسائل و جرائد کا اجراء اور غیر ممالک میں وسیع پیمانے پر اسلامی مدارس، اسکولوں اور کالجوں کا قیام

یہ وہ منہ بولتے اور زندہ حقائق ہیں جنہوں نے اپنوں اور بیگانوں سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے وہ کیوں نہ حیران ہوں جبکہ آج سے ۵۰ سال قبل ان کے لئے ان باتوں کو تصور میں لانا بھی ممکن نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے مسیحی اخبارات اسلام کے حق میں رونما ہونے والے اس عظیم الشان انقلاب پر بڑی کثرت سے حیرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور لکھ رہے ہیں کہ وہ بات جو آج سے کچھ عرصہ قبل بالکل ناممکن نظر آتی تھی کیسے ممکن ہو گئی۔! وہ اسے نوعِ انسان کی روحانی تاریخ کا ایک عجیب و غریب واقعہ اور زبردست نشان قرار دینے پر مجبور ہیں۔ ذیل میں ہم سوئٹزرلینڈ کے مشہور روزنامے "BERNER TAGBLATT" کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں یہ اخبار اپنی ۱۱رجون ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ کا ذکر کرنے نیز سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے اور آپ ہی کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی عالمگیر مہم کے آغاز اور اس کی تفصیلات کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

"اس دوران میں یہ جماعت دنیا کے اور بہت سے حصوں میں بھی پھیل گئی ہے۔ جہاں تک یورپ کا تعلق ہے لندن۔ ہمبورگ، فرانکفورٹ میڈرڈ۔ زیورک، اور سٹاک ہالم میں اب اس جماعت کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں امریکہ کے شہروں میں سے واشنگٹن، لاس اینجلز، نیویارک، پٹسبرگ اور شکاگو میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔ اس سے آگے گرینیڈا، ٹرینیڈاڈ اور ڈچ گی آنا میں بھی یہ لوگ مصروف کار ہیں، افریقی ممالک میں سے سیرالیون۔ گھانا، نائیجیریا لائبیریا اور مشرقی افریقہ میں بھی ان کی اچھی جمعیت ہے۔ مشرق وسطیٰ اور ایشیا میں سے مسقط، دمشق بیروت، ماریشس، برطانوی شمالی بورنیو، کولمبو، رنگون، سنگاپور اور انڈونیشیا میں ان کے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں۔

دوسری عالمگیر جنگ سے قبل ہی قرآن کا دنیا کی سات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب تک ڈچ۔ جرمن۔ اور انگریزی میں پورے قرآن مجید کے تراجم عربی متن کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں اسی طرح عنقریب روسی ترجمہ بھی منظر عام پر آنے والا ہے۔

اس جماعت کا نصب العین بہت بلند ہے یعنی یہ کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوعِ انسان کو ایک ہی مذہب کا پابند بنا کر انھیں باہم متحد کر دیا جائے وہ مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے اس کے ذریعہ یہ لوگ پوری انسانیت کو اسلامی اخوت کے رشتے میں منسلک کر کے دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں توقع ہے کہ بالآخر تمام بنی نوعِ انسان اسلام کی آغوش میں آکر مسلمان ہو جائیں گے۔

یہ جماعت خود اور اس کا اپنے مولد و مسکن سے نکل کر پوری دنیا پر اس قدر مضبوطی سے پھیل جانا نوعِ انسان کی روحانی تاریخ کے عجیب و غریب واقعات میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ اور نشان ہے"

BERNER TAGBLATT.
JUNE 11. 1961.

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ ایک اہم اور لازمی چندہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور نہایت ہی موثر اور ہمہ گیر کام پر خرچ ہوتا ہے چنانچہ اس چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ "اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء) پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندہ رہنے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت کے احباب پر اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت واضح ہو چکی ہے اور بہت سی جماعتیں ابتدائے سال یعنی ماہ مئی سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی شروع کر دیتی ہیں۔ جن جماعتوں نے ابھی تک اس چندہ کی طرف توجہ نہ کی ہو وہ اب فوری طور پر اس کی فراہمی کا انتظام کریں کیونکہ اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں بمشکل اڑھائی تین ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے اور جلسہ کے انتظامات کے لئے رقم کی ضرورت ہے تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اس چندہ کا اپنا اپنا بجٹ پورا کر دیں اور اس کے لئے باقاعدہ پروگرام کے ماتحت جدوجہد کریں۔

(ناظر بیت المال)

ضرورت ہے

۱۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک ایم ایس سی فزکس کی ضرورت ہے ایسے امیدوار درخواست بھجوائیں جو فرسٹ یا ہائی سیکنڈ کلاس ہوں۔ جن اصحاب کو ایم ایس سی فزکس کے نتیجہ کا انتظار ہے وہ بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

(پرنسپل)

۲۔ تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول عزیز آباد کراچی کے لئے اسٹاف کی ضرورت ہے

۱۔ ہیڈ ماسٹر بی اے بی ٹی (بی ایڈ) (۲) سکینڈ ہیڈ ماسٹر و سائنس ماسٹر۔ بی ایس سی۔ بی ٹی (بی ایڈ)

تنخواہ:- حکومت کے مقررہ سکیل کے مطابق۔

درخواست مکمل کوائف کے ساتھ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ہمراہ مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہیئے۔ خدمت جماعت کا جذبہ رکھنے والے اور ریٹائرڈ احباب کو ترجیح دی جائے گی۔

(سید سعادت شاہ سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی ۸/۳۰-۸۲۸ عزیز آباد کراچی ۱۹)

سالانہ اجتماع انصار اللہ سے پہلے!

مجالس انصار اللہ کے جملہ عہدیداران اس امر کو مدنظر رکھیں کہ سالانہ اجتماع سے پہلے ان کے ہر قسم کے بقایاجات وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دی جائے اور کسی رکن کو بقایادار نہ رہنے دیا جائے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴